کچھ سنتے ہیں اور نہ کچھ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتے ہیں"۔

﴿ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ . . . . وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ . . . ﴾ (مريم : ۴۶'۴۷)

"ابراہیم کے باپ نے کہا کہ کیا تُو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے۔ اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آئے گا تو ضرور میں تجھے سنگسار کروں گا۔ اور اپنی خیر چاہتا ہے تو میرے سامنے سے دُور ہو۔ ابراہیم نے کہا تو اچھا میرا سلام ہے..... اور مَیں نے تم بُت پرستوں کو اور تمہارے اِن بُتوں کو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو' سب کو چھوڑا۔ اور اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ کی قوم نے کہا:

﴿ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ . . . ﴾

(العنكبوت : ۲۴)

"ابراہیم کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب ہی نہیں تھا کہ لگے کہنے کہ اس کو مار ڈالو یا اس کو جلا دو....."

لیکن آپ برابر ثابت قدم رہے اور اپنا کام کرتے رہے۔ اس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور سب مصیبتوں سے نجات دی ؎

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

## قِصّہ حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات کو ہم صرف طوفانِ نوح کے حالات تک محصور کرتے ہیں اور فقط اس پر بحث ہوتی ہے کہ پانی کس قدر برسا تھا اور کہاں کہاں طوفان کا اثر پہنچا تھا اور کہاں تک پہنچ سکتا ہے' حالانکہ ان واقعات میں استقلال سے مسلسل عرصہ دراز تک کام کرنے کی اور اپنے مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کرنے کی تعلیم ہے۔ نیز یہ کہ رشتہ دار اگر اچھے عمل نہ کرتے ہوں تو وہ رشتہ دار ہی نہیں۔ حضرت نوح اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں :